بسم اللہ الرحمن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا
تیلیفون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱ / ۳۶ | اتوار ۲۷ شعبان ۱۴۰۲ھ، ۲۰ احسان ۱۳۶۱ ہش، ۲۰ جون ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۳۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۹ احسان / جون۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پیشاب میں انفیکشن کی وجہ سے خراب ہے اور ضعف ہے۔ احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

میں خوشخبری دیتا ہوں کہ آئندہ خلافت کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا

جماعت احمدیہ بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے اب کوئی بدخواہ خلافت کا بال بیکا نہیں کر سکتا

خاندانِ حضرت اقدس نے انتخابِ خلافت کے وقت جس کردار کا مظاہرہ کیا ہے اس پر جماعت کو ان کیلئے دعا کرنی چاہیئے۔

مسجدِ اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ:

ربوہ ۔ ۱۸ احسان / جون ۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھانے سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو یہ خوشخبری دی کہ آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ کوئی بدخواہ خلافت کا بال بیکا نہیں کر سکے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد یہ آیت قرآنی تلاوت فرمائی

هو الله الذی لا اله الا هو
علم الغیب والشهادة هو
الرحمٰن الرحیم (حشر ۲۳)

حضور نے اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ صرف وہی ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہ غیب کا بھی علم جانتا ہے اور حاضر کا بھی اور وہ رحمان و رحیم ہے۔ حضور نے فرمایا اس آیت کے ایک سرسری نظر کے جائزہ سے یہ بات معلوم کر کے تعجب ہوتا ہے کہ اللہ نے غیب کے علم کا تو ذکر کیا ہے جو ایک مشکل اور عجوبہ بات ہے لیکن حاضر کے علم کا کیوں ذکر کیا ہے؟ کیونکہ نادان انسان اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ وہ بھی حاضر کے علم میں اللہ کا شریک ہے۔ حالانکہ جب گہری نظر سے جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ درحقیقت نہ انسان غیب کا علم جانتا ہے اور نہ حاضر کا! کیونکہ غیب اور حاضر کا علم لازم و ملزوم ہیں۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ حاضر کا علم ہو اور غیب سے لاعلمی ہو۔ ماضی کے ساتھ بھی حال کو نسبت ہے اور مستقبل سے بھی۔ اور آج کے سائنسدانوں کا یہ دعویٰ ہے کہ ایک کمپیوٹر میں اگر حال کا تمام علم پوری جزئیات کے ساتھ ڈال دیا جائے تو ہر فردِ بشر کی موت کی یقینی اور قطعی پیشگوئی کی جا سکتی ہے۔ یعنی حاضر کا علم غیب پر منتج ہوتا ہے اور غیب کا علم حاضر پر منتج ہوتا ہے۔ اور یہ اصول زمانی اعتبار سے بھی صحیح ہے اور مکانی اعتبار سے بھی۔

حضور نے فرمایا کہ اصل بات یہ ہے کہ ہم جو کچھ ظاہری آنکھوں سے دیکھتے ہیں اس سے علم والا اور بے علم مختلف نتائج نکالتے ہیں۔ حضور نے اپنے گھر کا ایک واقعہ بتایا۔ حضور نے فرمایا میں بچوں کو چاند ستاروں کے متعلق بتایا کرتا تھا اس لئے بچوں کو اس بارہ میں کچھ ابتدائی اور بنیادی باتوں کا علم تھا۔ ایک دفعہ بچوں نے گھر میں کام کرنے والی مائی سے پوچھا کہ چاند کتنا بڑا ہوتا ہے؟ اس نے کہا فٹ بال سے بڑا۔ بچے ہنس دیئے تو پھر بولی اچھا کتنا ہوگا بچے پھر ہنسے تو کہنے لگی "اچھا کتنے دو کتنے

باقی صفحہ پر

• خاکسار اپنے بزرگ والدین کے لیے دعا کی درخواست کرتا ہے جنکی عمریں ۷۳ سال کے قریب ہیں۔ باوجود ضعف اور ناتوانی کے والد بزرگوار محترم شیخ محمد اسلم صاحب حضور کی وفات پر دنیا پور سے ربوہ تشریف لائے۔ دونوں ہستیوں کو اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی سے رکھے اور ان کی دعاؤں کا مجھے وارث بنائے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(شیخ محمد نعیم مربی سلسلہ نواب شاہ، سندھ)

• خاکسار کا بچہ خلیل احمد مبشر مبلغ بوسیرا لیون کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ وہ کچھ بیمار ہے اور اہلِ و عیال بھی پریشان ہیں احباب جماعت خاص طور پر دعا کریں کہ عزیزم خلیل احمد مبشر بمعہ اہل و عیال کو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر علی خان صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۶۰ کھیم سنگھ والا ضلع فیصل آباد)

• مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد انچارج ناصر مشن نے اطلاع دی ہے کہ مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ کو دل کی تکلیف ہوگئی ہے۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق انھیں اپریشن کے لئے ۱۱ جون کو ہالینڈ لے جایا گیا ہے۔ احباب کی خدمت میں ان کی کامل شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (وکالت تبشیر)

• مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب انچارج غانا مشن نے اطلاع دی ہے کہ مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال سویڈرو کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ ان کو فوری

باقی صفحہ ۴ پر

تجدید بیعت کے سلسلہ میں ضروری اعلان

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ ربہ کا انتخاب بطور خلیفۃ المسیح الرابع ہو چکا ہے۔ تمام احباب جماعت اپنی تجدید بیعت تحریری طور پر جلد از جلد دفتر اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں۔ نئے فارم نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے جملہ جماعتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں۔

تجدید بیعت کے لیے بیعت کنندگان کی فہرستیں سادہ کاغذ پر بھی دستخط کروا کر نئے بیعت فارم کیساتھ منسلک کی جا سکتی ہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

احمدی احباب و خواتین سے التماس

تمام احمدی احباب و خواتین کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر کسی کو خلافت رابعہ کے بارے میں کوئی خواب یا بشارت ملی ہو تو مہربانی کر کے بتفصیل اپنے دستخطوں اور پتہ کے ساتھ نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۷ شعبان ۱۳۹۲ھ

۲۷ احسان ۱۳۵۱ ہش

اجتماعیت اور مرکزیت کی اسلامی اساس

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں جہاں ہر مومن کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ صحیح معنوں میں اس کا عبد بنے وہاں اس امر پر بھی زور دیا ہے کہ سارے عباد الرحمٰن باہم مل کر حزب اللہ کی شکل میں اپنے آپ کو منظم کریں تاکہ ان کی اس ہیئت اجتماعی کی وجہ سے ایک صالح معاشرہ معرض وجود میں آئے اور اس طرح فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ (المائدہ آیت ۵۷) کا قرآنی وعدہ ان کے حق میں پورا ہو کر اس دنیا کو حق و صداقت اور راستی سے بھر دے اور اللہ تعالےٰ کی حکومت اپنے اصلی معنوں کی رُو سے زمین پر بھی اسی طرح قائم ہو جس طرح کہ وہ آسمانوں پر قائم ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جہاں ایک طرف ایسے احکام دیئے ہیں کہ جن پر عمل پیرا ہونے سے ہر مومن اپنی انفرادی حیثیت میں اللہ تعالےٰ کا حقیقی عبد بن سکے۔ وہاں اس نے ایسے اجتماعی احکام بھی دیئے ہیں جن پر عمل پیرا ہونے سے یہ حقیقی عباد الرحمٰن حقیقی معنوں میں حزب اللہ کی شکل میں منظم ہو سکیں۔ مثال کے طور پر یوں تو دن بھر میں پانچ نمازوں کی ادائیگی ہر مومن پر فرض ہے لیکن نماز کا حکم اس پر ہی ختم نہیں ہوتا کہ ہر مومن نماز کو پوری پابندی کے ساتھ ادا کرے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر مسلمان انفرادی حیثیت میں اپنے طور پر ہی دن بھر میں پانچوں نمازیں پابندی سے ادا کر کے نجات ہو جاتا۔ لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ ہر مومن کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ بیماری یا اور کوئی جائز معذوری کے سوا یہ پانچوں نمازیں ان کے مقررہ اوقات میں مسجد میں جا کر ایک امام کی اقتداء میں باجماعت ادا کرے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ عبادت میں اجتماعیت کا یہ حلقہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ جیسا کہ نماز جمعہ، عیدین کی نمازوں اور حج کی عبادت کے عالمگیر اجتماع سے ظاہر ہے۔

نماز کے علاوہ روزہ کی عبادت ہے۔ اس میں بھی اجتماعیت کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ حکم صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ ہر مسلمان سال میں ایک ماہ کے روزے رکھے۔ اگر حکم صرف اتنا ہی ہوتا تو ہر مسلمان آزاد ہوتا کہ وہ جس مہینے میں چاہتا ایک ماہ کے روزے رکھ لیتا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے اس عبادت کے لئے رمضان کا مہینہ مخصوص کر دیا اور روئے زمین کے مسلمانوں کو اس امر کا پابند کر دیا کہ وہ خشکی یا تری میں جہاں کہیں بھی آباد ہوں رمضان کا مہینہ شروع ہوتے ہی روزے رکھنے شروع کر دیں اور مسلسل رکھتے چلے جائیں یہاں تک کہ ایک ماہ کے روزے پورے ہو جائیں۔ سب ایک ساتھ روزے شروع کریں اور روزوں کا رکھنا گنتی پوری ہونے پر ایک ساتھ ترک کریں۔ اسی طرح زکوٰۃ کا حکم ہے۔ یہ حکم بھی خاص طور پر ایک جماعتی اور مرکزی نظام کا متقاضی ہے کیونکہ اس کے بغیر نہ زکوٰۃ وصول ہو سکتی ہے اور نہ ہی زکوٰۃ کی وصول شدہ رقوم اور اجناس کو شریعت کے منشاء کے مطابق صحیح رنگ میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔ الغرض ہر عبادت اور ہر کام میں اجتماعیت اور مرکزیت کے حکم کی غرض یہی ہے کہ اجتماعی زندگی کی اہمیت کا احساس برقرار رہے۔ اور اس طرح حزب اللہ کی تشکیل میں مدد ملے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ عبادات میں اجتماعیت اور مرکزیت پر زور دینے کے علاوہ اسلام نے اجتماعی زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق نہایت تفصیلی تعلیم دی ہے شہریت کے اصولوں اور معاشرتی نظام کے مختلف پہلوؤں سے لے کر ملکی اور بین الاقوامی تعلقات اور عالمی سطح پر باہمی میل ملاپ تک تمدن انسانی کا کوئی ایک شعبہ بھی ایسا نہیں ہے جس کے متعلق اسلام نے تفصیلی تعلیم نہ دی ہو۔ اور اس میں اجتماعیت اور مرکزیت پر زور نہ دیا ہو۔ پھر اجتماعی زندگی کے احساس کو قوی سے قوی تر کرنے اور اس کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے کی اہمیت واضح کرنے کے لئے اسلام نے ایک نہایت لطیف نکتہ کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور وہ یہ کہ اس نے ہر مسلمان کو یہ یاد کرایا ہے کہ وہ اپنی ذات میں ایک فرد ہی نہیں بلکہ اپنی حیثیت اور مقام کے مطابق خود بمنزلہ جماعت بھی ہے۔ کیونکہ ہر شخص اگر اجتماعی زندگی کے ایک شعبہ یا دائرہ میں محکوم ہے تو کسی نہ کسی دوسرے شعبہ یا دائرہ میں وہ اس طور پر حاکم بھی ہے کہ اس شعبہ یا حلقہ کا تمام تر انحصار اسی پر ہے اور وہ اپنی جگہ اس کے متعلق جواب دہ ہے۔ اسی لئے کوئی شخص بھی اجتماعی زندگی میں بیک وقت محکوم اور حاکم ہونے کی حیثیت میں اپنی دوہری ذمہ داری سے بری نہیں قرار پا سکتا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان دہری ذمہ داریوں کو باحسن وجوہ ادا کر کے اجتماعی زندگی کے جملہ تقاضوں کو پورا کرے۔ یہ وہ لطیف نکتہ ہے جسے ہم بجا طور پر اجتماعی زندگی کی جان کہہ سکتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس لطیف نکتہ کی طرف ایک حدیث میں توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہر مومن کو اجتماعی زندگی کی دہری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔ (متفق علیہ)

یعنی تم میں سے ہر ایک مثل گڈریے کے ہے اور ان لوگوں اور چیزوں کے متعلق پورا ذمہ دار ہے جو اس کے سپرد کی گئی ہیں۔ بادشاہ کے سپرد ایک جماعت کی گئی ہے اور وہ ان کا ہر طرح ذمہ دار اور ان کے بارہ میں جواب دہ ہے اور مرد کے سپرد ایک خاندان ہے اور وہ اس خاندان کا ذمہ دار اور جواب دہ ہے اور عورت کے سپرد اولاد کی تربیت اور حفاظت ہے اور وہ اس کی ذمہ دار اور جوابدہ ہے اور نوکر کے سپرد اس کے آقا کی جائداد اور مال ہے اور وہ اس کا ذمہ دار اور جواب دہ ہے۔ پس تم سب کے سب اپنے اپنے دائرہ میں مثل ایک گڈریے کے نگران ہو اور اپنی اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہو۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اجتماعی زندگی کی اہمیت اور اس کی اصل کیفیت کو ایک اور نہایت ہی لطیف مثال سے واضح فرمایا ہے۔ حدیث میں آتا ہے:۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ جَسَدِهٖ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى

(بخاری کتاب الادب)

یعنی نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو مومنوں کو باہم ایک دوسرے پر رحم کرنے اور محبت و احسان کرنے میں ایک جسم کی طرح پائے گا اور جب تو جسم کے کسی عضو کو بیمار پاتا ہے تو جسم کے تمام اعضاء اس ایک بیمار عضو کی وجہ سے ایک دوسرے کو بے خوابی اور بخار کی دعوت دیتے ہیں۔ یعنی سب کے سب بے قرار ہو جاتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے اس اجتماعیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مومنوں کو بنیانٌ مرصوص یعنی سیسہ پلائی ہوئی دیوار قرار دیا ہے۔ (الصف آیت ۵) اس میں مومنوں کی مربوط اجتماعی زندگی میں دوام و استحکام کی کیفیت کی طرف نہایت لطیف پیرائے میں اشارہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ اسی نسبت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے:۔

اَلْمُسْلِمُ لِلْمُسْلِمِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا (بخاری)

یعنی مسلمانوں کی مثال ایک دیوار کی ہے جس کی ہر اینٹ دوسری اینٹ کو تقویت بخشتی ہے۔

الغرض عبادات کے لحاظ سے دیکھا جائے یا عام تمدنی زندگی کے اعتبار سے اسلام نے اجتماعیت اور مرکزیت پر بہت زور دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں زندگی کا حقیقی تصور محض جماعتی زندگی میں ہی ہے اور جماعتی زندگی کی اساس اور اس کا تمام تر انحصار ایک امام کے تابع ہو کر اس کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری پر ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط دوم آخری

جزائر کی ذیلی تنظیموں کا چوتھا سالانہ اجتماع

• دلچسپ علمی اور جسمانی مقابلے • احباب جماعت کی جوش و خروش اور جذبہ و شوق سے شرکت

مکرم ماسٹر مبارک احمد خان صاحب سیکرٹری پبلسٹی۔ فجی:

مقابلہ فٹ بال

تین بجکر تیس منٹ پر جسمانی مقابلوں میں فٹ بال کا پہلا مقابلہ ناندی اور لٹوکا کی ٹیموں کے درمیان ہوا۔ دونوں ٹیمیں اس سال اپنی سپیشل یونیفارموں میں ملبوس تھیں ناندی ٹیم سیاہ جرسی جسپر آگے لا الٰہ الا اللہ اور پیچھے خدام الاحمدیہ ناندی لکھا ہوا تھا۔ اور لٹوکا کی ٹیم نیوی بلیو جرسی جس پر آگے خدام الاحمدیہ لٹوکا اور پیچھے دائرہ کی شکل میں لا الٰہ الا اللہ لکھا ہوا تھا۔ اور درمیان میں مینارۃ المسیح بنا ہوا تھا پہنے ہوئے تھیں۔ ہر دو جماعتوں کے ممبران اپنے اپنے کھلاڑیوں کی ہمت بندھا رہے تھے۔ مقابلہ شروع ہوتے ہی لٹوکا کی ٹیم نے دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔ ناندی کی ٹیم جس کے مشکل کھلاڑی پورے ہوئے تھے اور ان میں بھی اکثریت چھوٹی عمر کے ہی تھے۔ ایک انصار بھی شامل کیا گیا تھا جسے گول کیپر رکھا گیا تھا۔ لٹوکا کے دباؤ کا ہر طرح مقابلہ کر رہی تھی۔ لیکن دس منٹ کے بعد ہی لٹوکا کے کھلاڑی آزاد صاحب نے گول کر دیا۔ ناندی ٹیم کے کیپٹن بشیر خان نے اپنی صفوں کو پھر سے ترتیب دے کر پوری قوت سے جارحانہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ اور پانچ منٹ بعد ناندی کے بہت ہی چھوٹے کھلاڑی جلال الدین خان نے بڑی ہوشیاری سے ایک شاندار شارٹ لے کر گول کو برابر کر دیا اس غیر متوقع صورت حال نے لٹوکا کو پریشان کر دیا۔ کیونکہ وہ تو ۸۔ ۹ گول سے جیتنے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ اب انہوں نے پھر سے ناندی کے گول پر لگاتار حملے شروع کر دیئے مگر ہمارے بھائی مبارک احمد خان جو کہ انصار میں سے تھے اور گول کیپر کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ نے ڈٹ کر دفاع کیا اور ہر گول کو ناکام بنا دیا۔ ہاف ٹائم کے بعد لٹوکا ٹیم کو پینلٹی کک ملی۔ جو لٹوکا کے ماہر کھلاڑی ماسٹر اشفاق صاحب نے لی جسے ہمارے بوڑھے گول کیپر صاحب نے کمال پھرتی سے روک لیا اور سب اضلاع کی ٹیموں اور عہدہ داروں سے خوب داد وصول کی۔ خاکسار نے گیم کے اختتام پر جب مبارک باد دی تو کہنے لگے بھائی وہ پینلٹی تو خدا نے روکی تھی میں نے تو اس کے سامنے اپنے بڑھاپے کا سوال رکھا رکھا تھا اب کھیل میں کافی جوش پیدا ہو گیا۔ ناندی ٹیم اپنے دفاع پر پورا زور دے رہی تھی مگر افسوس کہ کھیل ختم ہونے میں صرف چند منٹ باقی تھے کہ لٹوکا کے ذوالفقار خان عرف زلفی نے ایک شاندار شاٹ لے کر گول کر دیا۔ اس طرح لٹوکا ایک گول کے مقابلہ میں دو گول سے جیت کر فائنل میں پہنچ گیا۔

فٹ بال کا دوسرا مقابلہ مارو اور صووا کی ٹیموں کے درمیان ہوا جو بہت دلچسپ رہا۔ یہ دونوں ٹیمیں تقریباً ایک دوسرے کی چوٹ تھیں۔ بعض نامی کھلاڑی دونوں ٹیموں میں حصہ لے رہے تھے۔ بڑے شاندار پاس دیئے گئے۔ مارو کے ماسٹر صادق حسین صاحب کا کھیل قابلِ دید تھا۔ ہاف ٹائم تک کھیل برابر رہا۔ کوئی ٹیم بھی گول کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ دوسرے ہاف میں ۱۵ منٹ کے بعد مارو کے فضل دین نے ایک شاندار گول کر دیا آخر وقت تک صووا باوجود کوشش کے گول کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ چنانچہ مارو صفر کے مقابلہ میں ایک گول سے جیت کر فائنل میں پہنچ گئی۔

مقابلہ رسہ کشی فٹ بال کے ان دو مقابلوں کے بعد تقریباً شام چھ بجے رسہ کشی کا مقابلہ ناندی اور لٹوکا کے درمیان ہوا اس دفعہ پھر ناندی کو باڈی بلڈروں کی کمی محسوس ہوئی تو انصار بھائی مدد کو پہنچ گئے ہم لوگوں نے پورا زور لگایا۔ لیکن ہماری طرف رسہ کھسکا ہی نہیں چنانچہ ہم نے رسے کو اچانک چھوڑ دیا تو ہمارے مدمقابل ٹیم جیت کر بھی زمین پر گری ہوئی تھی۔ اس ہنسی اور محبت کی فضا میں خدام کے جسمانی مقابلوں کا دور ختم ہو گیا۔

مقابلہ فٹ بال اطفال

اب اطفال کے فٹ بال کے مقابلہ کی باری آئی۔ ناندی چونکہ اطفال کی ٹیم مکمل نہ کر سکی چنانچہ حصہ لینے میں ناکام رہی پہلا مقابلہ صووا اور مارو کی ٹیموں میں ہوا۔ یہ کافی زوردار مقابلہ ثابت ہوا۔ ننھے ننھے بچے بڑے زور سے ہٹ لگا کر کھیل کو دلچسپ بنا رہے تھے۔ مارو کی ٹیم صفر کے مقابلہ میں ایک گول سے جیت گئی۔ گول مارو کے محمد رشید نے کیا۔

مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد کھانا لگ گیا۔ کھانے میں مچھلی کا گوشت تھا۔ سب مہمانوں نے خوب مزے لے کر کھایا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

مقابلہ معلومات

اب اجتماع کا سب سے دلچسپ پروگرام معلومات کے مقابلے کا وقت تھا اور فٹ بال کی طرح ہر جماعت کی نظریں اپنی منتخب ٹیم پر لگی ہوتی تھیں۔ مکرم امیر و مبلغ انچارج مولانا سجاد احمد صاحب خالد نے انصار۔ خدام کے اندر علمی ذوق پیدا کرنے اور تین سال کے دوران مختلف درسوں میٹنگز میں معلوماتی باتیں لکھانے کی وجہ سے اس سال خصوصی طور پر اس پروگرام کو رکھا تاکہ ہر جماعت کا جائزہ لیا جا سکے اس مقابلہ کے لیے مکرم ماسٹر محمد یونس خان صاحب ہیڈ ٹیچر احمدیہ پرائمری سکول لٹوکا نے امیر صاحب کے فرمان پر بڑی خوشی سے سب سے خوبصورت شیلڈ عطا کی۔ یہ شیلڈ اول آنے والی ٹیم کے لیے مقدر تھی۔ اس مقابلہ کا بڑی شدت کے ساتھ انتظار کیا جا رہا تھا اور سب دوست اس مقابلہ کے اجتماع میں شامل کرنے کی وجہ سے بہت خوش تھے۔ حسب ذیل خدام نے اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے حصہ لیا۔

لٹوکا۔ عثمان خان صاحب ماسٹر یونس خان صاحب محمد شفیق صاحب۔

ناندی۔ فاروق جان خان صاحب۔ ماسٹر مبارک احمد خان صاحب۔ آزاد خان صاحب۔

مارو۔ حارث خان صاحب۔ محمد شاہ صاحب ماسٹر صادق حسین صاحب۔

صووا۔ امتیاز علی مقبول صاحب۔ محمد حنیف کویا صاحب۔ اشرف علی مقبول صاحب۔

سب سے پہلا مقابلہ ناندی اور مارو کے درمیان ہوا۔ سوالات توقع سے زیادہ مشکل تھے۔ لیکن ناندی کی ٹیم آسانی سے صفر کے مقابلہ میں دس پوائنٹ سے شکست دے کر فائنل میں پہنچ گئی۔

دوسرا مقابلہ لٹوکا اور صووا کے درمیان ہوا جسے لٹوکا نے سات کے مقابلہ میں ۱۵ پوائنٹ سے جیت لیا۔

فائنل میں ناندی ٹیم اور لٹوکا ٹیم آئیں۔ مقابلہ بہت سخت رہا۔ پہلے راؤنڈ میں لٹوکا ٹیم نے زیادہ پوائنٹ بنائے لیکن دوسرے اور تیسرے دور میں ناندی نے توقع سے زیادہ پوائنٹ بنا کر لٹوکا کو سات کے مقابلہ میں ۱۴ پوائنٹ سے شکست دے دی۔ اس طرح ناندی اس پہلے سال کے مقابلہ میں سب سے خوبصورت شیلڈ کو جیتنے کی حقدار قرار پائی۔

سوالات کی ترتیب مکرم امیر صاحب نے بڑی سمجھ داری سے مرتب کی تھی کل ۹۰ سوالات مولانا صاحب اپنے ساتھ لکھ کر لائے تھے جو ان کے علاوہ کسی کو بھی علم نہ تھا۔ اسی طرح ۹۰ پرچوں پر نمبرز لکھ دیئے گئے۔ جس ٹیم کی باری ہوتی وہ پلیٹ میں سے نمبر اٹھاتی جو نمبر نکلتا تھا مکرم و محترم امیر و مبلغ انچارج مولانا سجاد احمد خالد صاحب وہی سوال نکال کر اس سے پوچھتے اس طرح کسی کو بھی اعتراض کرنے کا موقع نہ ملا کہ اس سے مشکل سوال پوچھا گیا۔ ہے نمبر لگانے کی ڈیوٹی مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب آف لٹوکا کے سپرد تھی۔

اس کے ساتھ ہی آج کے جلسہ کی کارروائی اختتام کو پہنچی اور احباب اپنی اپنی چادر چٹائیوں کو سنبھالے مسجد میں مناسب کونے کی تلاش میں لگ گئے۔ تاجلد سو کر صبح تہجد کی نماز کے لیے جلدی اٹھ سکیں

"۱۲ اپریل ۱۹۸۲ء اجتماع کا دوسرا روز"

صبح ۴ بجے باجماعت نماز تہجد کے لیے سب کو اٹھایا گیا۔ مقامی دوست جو گھروں میں جا کر سوئے تھے۔ وقت پر پہنچ کر نماز تہجد میں شامل ہو گئے نماز تہجد اور نماز فجر مکرم امیر صاحب کی امامت میں ادا کی گئیں بعدہٗ مولانا صاحب نے درس قرآن دیا۔ جس میں قرآن کے اعجاز ہونے اور اسکی عزت کرنے پڑھنے کی خصوصی تلقین کی۔ ملفوظات کا درس بحکم مولانا صاحب مکرم حاجی محمد حنیف صاحب نے دیا۔

مولانا سجاد احمد صاحب نے اجتماعی جسمانی ورزش کروائی جو قابلِ دید نظارہ تھا۔

بعدہٗ کچھ دوست تازہ ہوا خوری کے لیے NATADOLA BEECH جو مسجد ناصر سے صرف تین کلو میٹر دور ہے۔ امیر صاحب کے ساتھ گئے۔

NATADOLA ساحل اپنی خوبصورتی اور نوعیت کے لحاظ سے دنیا کے چوٹی کے ساحلوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں شمار ہوتا ہے۔

آٹھ بجے جلسہ کا آغاز ہوا۔ برادرم فاروق جانی صاحب نے سورہ حدید کی تلاوت فرمائی اس سیشن کی صدارت مکرم ممتاز علی صاحب مقبول صدر صودا برانچ نے کی۔

برادرم محمد شفیق صاحب نے حضرت اقدس کا کلام "وہ پیشوا ہمارا ....." خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

ساڑھے آٹھ بجے ممتاز علی مقبول صاحب نے انصار اللہ کی تاریخ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ انجمن انصار اللہ کا پہلا دور ۱۹۱۱ء میں شروع ہوا۔ حضرت مصلح موعود کے مضمون من انصاری الی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ حضرت مولانا نورالدین نے بھی انجمن انصار میں شمولیت کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔

بعدہٗ ماسٹر محمد حسین صاحب نے جنہیں بفضلِ خدا ریٹائرمنٹ کے بعد زندگی وقف کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

کہ اُمتِ کی خوش قسمتی ہے کہ خدا کا فیضان ہمیشہ کے لیے جاری ہے اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ثبوت ہے۔ آپ نے حضرت اقدس کی تحریرات سے اُمت کے اندر نبوت کا جاری رہنا ثابت فرمایا۔

میوزیکل چیئرز کا مقابلہ

۹ بجے انصار صاحبان کی میوزیکل چیئرز کا دلچسپ مقابلہ ہوا۔ بزرگوں کی کرسیوں پر قبضہ کی تگ و دو اور گر گر کر سنبھلنے کی کوشش سے بچے اور نوجوان بہت ہی محظوظ ہوئے آخری کرسی پر ڈاکٹر شوکت علی صاحب نے قبضہ کر کے اپنی فتح کا اعلان کر دیا۔

مقابلہ نظم خوانی

ساڑھے نو بجے حضرت اقدس اور حضرت مصلح موعود کے کلام کو خوش الحانی سے پڑھنے کا مقابلہ ہوا۔ جسمیں انصار۔ خدام اور اطفال نے کثرت سے حصہ لیا۔ بعدہٗ

مقابلہ جنرل نالج سوالات وجوابات

زبانی جنرل نالج کا انفرادی مقابلہ ہوا۔ اس سال اس مقابلہ کی خصوصیت یہ تھی کہ پچھلے سال کے مقابلوں کے دوران جو نوجوان یا بزرگ دوست شرم محسوس کرتے رہے تھے انہوں نے کھل کر حصہ لیا جن میں جماعت کے ذمہ دار اشخاص بھی شامل تھے۔

ہر دوست سے چار سے پانچ سوالات دینی اور سیز مشنوں کے اور غیر ملکوں کے بھی پوچھے جاتے تھے۔ امیر صاحب کے ساتھ دوست مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب اور ممتاز علی صاحب مقبول سوالات کرتے تھے۔ سوالات آسان تھے۔ اس مقابلہ میں زیادہ تر احباب کی حاضر دماغی کا امتحان ہوا۔

گیارہ بجے ریفرشمنٹ کے بعد احباب فٹ بال اور رسہ کشی کے مقابلہ جات کے لیے گراؤنڈ میں تشریف لے گئے۔ سب سے پہلے مارو اور لٹوکا کے الفال کا فٹ بال کا فائنل مقابلہ ہوا۔ دونوں ٹیمیں کافی مضبوط تھیں۔ کئی دفعہ گول ہوتے ہوتے بچا۔ باوجود پوری کوشش کے کوئی ٹیم گول کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ اور کھیل برابر رہا۔

مندرجہ ذیل احباب نے انعامات حاصل کئے۔

علمی مقابلہ جات

اذان

انصار:۔ اوّل۔ مکرم منظور الٰہی خان صاحب (لٹوکا)

دوم:۔ مکرم اسماعیل صاحب (صودا)

خدام:۔ اوّل:۔ ماسٹر مبارک احمد خانصاحب (نانڈی) دوم:۔ ماسٹر صادق حسین صاحب (مارو)

اطفال:۔ اوّل جواد احمد نعیم ابن سجاد (صودا)

دوم:۔ محسن خان (لٹوکا)

تلاوت قرآن کریم

انصار:۔ اوّل:۔ اسماعیل صاحب میئور (صودا)

دوم:۔ منظور الٰہی صاحب (لٹوکا)

خدام:۔ اوّل:۔ ماسٹر مبارک احمد صاحب (نانڈی)

دوم:۔ شفیق محمد صاحب (لٹوکا)

اطفال:۔ اوّل:۔ ناصر خان (لٹوکا)

دوم:۔ جواد احمد ابن سجاد (صودا)

نظم:۔

انصار:۔ اوّل:۔ ماسٹر محمد حسین (لٹوکا)

دوم:۔ مولوی محمد شریف (نانڈی)

خدام:۔ اوّل:۔ ماسٹر مبارک احمد خان (نانڈی)

دوم:۔ شفیق محمد اور ماسٹر صادق حسین (لٹوکا مارو)

اطفال:۔ اوّل:۔ نورالحق مقبول (صودا)

دوم:۔ جواد احمد ابن سجاد (صودا)

تقریر

انصار:۔ اوّل:۔ لطیف مقبول صاحب (صودا) دوم:۔ مولوی شریف صاحب (نانڈی) خدام:۔ اوّل:۔ ماسٹر یونس خان صاحب لٹوکا، دوم:۔ حارث خان صاحب (مارو)

اطفال:۔ اوّل:۔ ناصر خان صاحب (لٹوکا)

دوم:۔ ارشاد حسین صاحب (لٹوکا)

مقابلہ پیغام رسانی

نانڈی ٹیم اوّل قرار پائی:۔

مقابلہ معلومات

نانڈی ٹیم اوّل قرار پائی:۔

جسمانی مقابلہ جات:۔ فٹ بال۔

خدام:۔ لٹوکا اور مارو نے ٹرافی چھ چھ مہینے کے لیے لی۔

اطفال:۔ لٹوکا اور مارو نے ٹرافی چھ چھ ماہ کے لیے لی۔

رسہ کشی لٹوکا اور مارو نے ٹرافی چھ چھ ماہ کے لیے لی۔

میوزیکل چیئرز

اوّل:۔ ڈاکٹر شوکت علی صاحب (نانڈی)

سپیشل مقابلہ جات مستورات

پچھلے سال سے مستورات باسکٹ بال کھیلنا چاہتی تھیں اپنے اجتماع کے موقع پر لیکن امیر صاحب کی طرف سے اجازت نہ تھی جب تک پردہ کا انتظام نہ ہو جائے۔

اس سال مستورات نے اپنے اجتماع کے دوران پھر کھیلوں سے متعلق تجاویز پیش کیں۔ جسے امیر صاحب نے ان شرائط کے ساتھ منظور کر لیا کہ باسکٹ بال کھیل پردہ کے اندر رہ کر ہوگی۔

گراؤنڈ کو پردہ سے گھیرنے کے لیے اخراجات کی منظوری دے دی۔ مسز عبداللطیف صاحب نے فوری طور پر پورے گراؤنڈ کو ٹاپ لین کے ساتھ گھیرنے کے لیے خرید کر دے دیا۔ ایک بہن مسز ماسٹر صادق حسین صاحب نے باسکٹ بال کے لیے پول دے دیئے اور کچھ تعمیر بھی کی گئی۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

امیر صاحب نے مستورات کو یہ خوشخبری بھی دی کہ اگلے سال کے اجتماع میں مستورات کا بھی معلومات کا مقابلہ ہوگا۔ اور باسکٹ بال اور مقابلہ جات کے لیے ٹرافی دی جائے گی۔ جو مولانا صاحب نے اسی وقت پاپولر فرنیچر کے حاجی محمد حنیف صاحب سے حاصل کر لیں۔

انعامات کی تقسیم مکرم بھائی عبداللطیف صاحب مقبول سپرنٹنڈنٹ پولیس آف فجی نے کی۔

تقسیم انعامات کے بعد امیر صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں بعض قرآنی دعاؤں کی طرف توجہ دلائی اور ان کی مختصر تفسیر کر کے ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی تلقین کی۔ اور ایک بار پھر خدائے جل شانہٗ کی نصرت اور جلسہ کے کامیاب اختتام کی خوشی میں فلک بوس عارفانہ نعرے لگائے گئے۔ آخر میں اجتماعی دعا ہوئی جو محترم امیر مولانا سجاد احمد صاحب خالد نے کروائی۔ تمام حاضرین اور خصوصاً مارو جماعت کا شکریہ ادا کیا گیا۔

اس طرح یہ جلسہ اپنی تمام برکتوں اور خدا تعالیٰ سے بیشمار انوار کی بارش کے ساتھ تین بجے شام اپنے اختتام کو پہنچا۔

دوست ایک دوسرے سے گلے ملے اور اگلے اجتماع پر پھر ملنے کا وعدہ کے ساتھ الوداع ہو گئے۔

بقیہ اخبار احمدیہ

طور پر ملک کے اعلیٰ ترین ہسپتال KORLE-LA کے وی آئی پی وارڈ میں داخل کرایا گیا ان کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ ان کی صحت بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔" (وکالت تبشیر)

● الحمدللہ برادرم مکرم سلیم احمد خان صاحب جس مشکل میں تھے۔ خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر نصف مشکل دور فرما دی۔ احباب جماعت مزید دعا فرمائیں۔ جو مشکل باقی رہ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ بھی اپنے فضل سے دور فرمائے (آمین)

نثار احمد خان مربی سلسلہ علی پور ضلع مظفر گڑھ

● میرا لڑکا نعیم احمد متعلم بی ایس سی ہسپتال شیخوپورہ سے ۲۱ دن کے بعد فارغ ہو کر گھر آگیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب روبصحت ہے۔ صرف کمزوری ہے۔ میں احباب سلسلہ جنہوں نے عزیزم کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھا ہے۔ کا از حد مشکور و ممنون ہوں۔ اب پھر درخواست ہے کہ احباب سلسلہ عزیزم کو نمایاں صحت کے لئے دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ

(میاں غلام احمد سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار۔ کینال کالونی چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ)

درخواستِ دُعا

● میری ہمشیرہ نصرت اختر گذشتہ چند دن سے بیمار چلی آرہی ہے ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (منیر احمد ناصر دارالنصر غربی ربوہ)

میرے نواسے عزیزم اظہر احمد عمر ۲½ سال کی ریڑھ کی ہڈی میں انفکشن ہو گئی ہے جس سے بچہ سخت تکلیف میں ہے اور گوتھنبرگ (سویڈن) ہسپتال میں زیر علاج ہے نیز لڑکے کی والدہ عزیزہ بشریٰ کے ہاں بذریعہ آپریشن ۱۱ مئی کو لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ وہ بھی بیمار ہے۔ دونوں کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔

(کنیز احمد ۱۶/۷ دارالرحمت وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود کی کتب۔ خطبات وغیرہ میں سے قیمتی، سبق آموز اور غور و فکر پیدا کرنے والے دلچسپ واقعات پیش خدمت ہیں۔ اس سلسلے میں قارئین کی شرکت کا خیر مقدم کیا جائے گا: (ادارہ)

افکارِ عالیہ

دیال سنگھ مسلمان ہوتے ہوتے رہ گئے

دیال سنگھ کالج کے بانی کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ بالکل اسلام کے قریب پہنچ گئے تھے مگر جو شخص انہیں تبلیغ کر رہا تھا اس نے ایک دفعہ صرف اس آیت

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ (سورۃ مائدہ ع ۱۴)

کہ اے مسلمانو تم اپنی جانوں کی حفاظت کرو ہم نے بیشک تمہیں حکم دیا ہے کہ تم تبلیغ کرو ہم نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم تعلیم دو۔ ہم نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم دوسروں کی تربیت کرو۔ لیکن اگر کبھی کوئی ایسا موقعہ آجائے کہ دوسرے کو ہدایت دیتے دیتے تمہارے اپنے ایمان کے ضائع ہو جانے کا بھی خطرہ ہو تو ایسی حالت میں تم دوسرے کو بے شک ہلاک ہونے دو اور اپنے ایمان کی حفاظت کرو (ناقل) پر تھوڑی دیر کے لیے عمل چھوڑ دیا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اسلام سے منحرف ہو گئے۔ سردار دیال سنگھ صاحب جن کے نام پر لاہور میں کالج بنا ہوا ہے سکھ مذہب سے سخت متنفر تھے۔ کسی مولوی سے انہیں اسلام کا علم ہوا اور جب اسلامی تعلیم پر انہوں نے غور کیا تو وہ بہت ہی متأثر ہوئے اور انہوں نے اپنی مجلس میں اسلام کی خوبیوں کا اظہار کرنا شروع کر دیا اور کہنے لگ گئے کہ میں اب اسلام قبول کرنے والا ہوں ان کا ایک ہندو دوست تھا جو بڑا چالاک تھا اس نے جب دیکھا کہ یہ مسلمان ہونے لگے ہیں۔ تو اس نے انہیں کہا کہ سردار صاحب ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور۔ یہ تو محض مسلمانوں کی باتیں ہیں کہ اسلام بڑا اچھا مذہب ہے ورنہ عمل کے لحاظ سے کوئی مسلمان بھی اسلامی تعلیم پر کاربند نہیں۔ اگر آپ کو میری اس بات پر اعتبار نہ ہو تو جو مولوی صاحب آپ کو اسلام کی تبلیغ کرنے کے لیے آتا ہے آپ اس کے سامنے ایک سو روپیہ رکھ دیں اور کہیں کہ ایک دن تو میری خاطر شراب پی لے پھر آپ دیکھیں گے کہ وہ شراب پیتا ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا بہت اچھا چنانچہ جب دوسرے دن وہ مولوی آیا تو انہوں نے سو روپیہ کی تھیلی اس کے سامنے رکھ دی اور کہا مولوی صاحب اب تو میں نے مسلمان ہو ہی جانا ہے۔ ایک دن تو آپ بھی میرے ساتھ شراب پی لیں اور دیکھیں میں نے آپ کی کتنی باتیں مانی ہیں کیا آپ میری اتنی معمولی سی بات بھی نہیں مان سکتے۔ اس کے بعد تو میں نے شراب کو ہاتھ بھی نہیں لگانا۔ صرف آج شراب پی لیں۔ اس نے سو روپیہ کی تھیلی لے لی۔ اور شراب کا گلاس اٹھا کر پی لیا۔ سردار دیال سنگھ صاحب پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ وہ بجائے مسلمان ہونے کے برہمو سماج سے جا ملے۔ اور انہوں نے اپنی ساری جائیداد اس کے لیے وقف کر دی۔ یہ نتیجہ تھا درحقیقت اس آیت کے خلاف ورزی کا حالانکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ

لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ۔

اگر روٹی کا سوال ہو تو بے شک خود بھوکے رہو اور دوسرے کو کھلا دو لیکن جہاں ہدایت کا سوال آجائے اور خود تمہیں محسوس ہو کہ اگر تمہارا قدم ذرا بھی ڈگمگا یا تو تم خود بھی ہدایت سے دور ہو جاؤ گے تو تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسی صورت میں تمہیں مضبوطی سے ہدایت پر قائم رہنا چاہیئے اور دوسروں کی گمراہی کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے

(سیر روحانی جلد اوّل صفحہ ۱۷۷ تا ۱۷۸)

(مرسلہ: مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب سکرنڈ ضلع نواب شاہ)

زکوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے

صبر — ایک قیمتی نعمت ہے

مکرم مبارک اقبال صاحب — فیصل آباد

حضرت امام قیم نے اپنی کتاب "الروح" میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے حضرت رابعہ بصری کو جو بڑی عابدہ زاہدہ اور ولیہ کامل گذری ہیں رویا میں دیکھا بہت ہی اعلیٰ درجہ کا بہشتی لباس زیب تن ہے اس نے ان سے پوچھا تو فرمایا "ہاں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میرا گاڑھے کا کفن لیا اور یہ لباس عطا فرمایا۔ اس شخص نے دریافت کیا کہ فلاں عورت جو آپ کے محلہ میں رہتی تھی وہ بھی تو مر گئی اس کا کیا حال ہے تو فرمایا "اس کا مقام مجھ سے اتنا بلند ہے کہ جس طرح تم دنیا میں نیچے سے آسمان پر ستارہ چمکتا دیکھتے ہو اسی طرح میں اسے بلندی پر ستارہ کی طرح چمکتا دیکھتی ہوں" اس شخص نے تعجب سے کہا کہ آپ تو اس سے بہت زیادہ عبادت گذار تھیں کیا وجہ ہے کہ وہ آپ سے اتنا آگے بڑھ گئی تو آپ نے فرمایا "اس پر دنیا میں اتنی مصیبتیں پڑیں اور ان میں اس نے اتنا صبر سے کام لیا کہ مجھ سے اس کے درجات بہت زیادہ بلند ہو گئے

(۲)

سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کے نام جو مکتوبات حضرت اقدس کے چھپے ہیں ان میں سے چند باتیں صبر کے متعلق بہت اہم اور قیمتی ہیں۔

الف:۔ صبر جیسی کوئی بھی چیز نہیں جس کی برکت سے بگڑے ہوئے کام درست ہو جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے (صفحہ ۹۴)

ب:۔ صبر وہ کیمیا ہے جس کا سونا کبھی ختم ہونے میں نہیں آتا (صفحہ ۹۰)

ج:۔ سب کچھ انسان کر سکتا ہے لیکن صادق مومنوں کی طرح صبر کرنا مشکل ہے۔ (صفحہ ۹۴)

د:۔ صبر پر وہ اجر ہے جسکی کوئی انتہا نہیں۔ (صفحہ ۲۴۵)

(۳)

صبر کے بارے میں حضرت مصلح موعود کے چند ارشادات ملاحظہ ہوں۔

الف:۔ حضور دعا فرماتے ہیں "اے میرے خدا مجھے ماریں کھانا اور تیری عزت اور جلال کے لئے تکالیف برداشت کرنا دنیاوی انعاموں سے بہت زیادہ محبوب ہے" (الفضل ۲۸ مارچ ۳۵ء)

ب:۔ فرمایا "قدر کرو ان ابتلاؤں کی اور تکالیف کی جو تم پر آتی ہیں کیونکہ ہر ایک قربانی اور ابتلا تمہارے درجہ کو بڑھاتا اور تمہیں خدا کے قریب کرتا ہے"

(الفضل ۴ اپریل ۳۵ء)

ج:۔ "اے دوستو! لوگوں کے لئے تو سال میں ایک عید ہوتی ہے لیکن تمہارے لئے ۳۶۰ عیدیں ہیں۔ حضرت اقدس کی جماعت میں داخل ہو کر تمہارے لئے ہر روز عید ہے۔ پس خوش ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں قربانی کے لئے چنا ہے۔ اس لئے ان مصیبتوں، تکلیفوں، اذیتوں اور آفات کی قدر کرو کہ یہ رتبہ بڑھانے والی چیزیں ہیں"

(۴)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک بہترین جواب

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک دن حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے گھر ان کو ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور نے جب دروازہ پر دستک دی تو حضرت فاطمہؓ نے حضورؐ سے عرض کیا کہ اس وقت میرا پورا ستر نہیں ہے اس لئے میں دروازہ نہیں کھول سکتی۔ حضرت نبی کریمؐ نے اپنی چادر اندر پھینکی اور حضرت فاطمہؓ نے وہ چادر اپنے اوپر لی اور دروازہ کھولا حضور جب اندر تشریف لے گئے۔ آپؐ نے حضرت فاطمہؓ کی غربت سے متاثر ہو کر ان کو کہا "بیٹی مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ کہا ہے فاطمہ سے پوچھ لو اگر وہ یہ چاہے تو ہم اس کے گھر کو سونے چاندی کا بنا دیتے ہیں۔ حضرت فاطمہؓ نے جو جواب دیا وہ سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے

"حضور میں اپنی موجودہ حالت کو ہرگز بدلنے کے لئے تیار نہیں کیونکہ مجھے اس حالت میں خدا کی محبت کی خوشبو آتی ہے"۔

ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔
مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پُرملال سانحہ

مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب سنوری ابن مکرم چوہدری محمود احمد صاحب سنوری آف کوٹہ جو کہ مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کے پڑپوتے تھے۔ بعمر ۳۸ سال مورخہ ۱۵ جون ۱۹۸۲ء صبح ۵ بجے لاہور میں دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن!

حضور پرنور نے ازراہِ شفقت قطعہ ۱۰ میں تدفین کی اجازت مرحمت فرمائی۔ ان کی اہلیہ مکرمہ راشدہ صاحبہ مکرم مسعود احمد صاحب خورشید آف کراچی کی صاحبزادی تھیں جو ستمبر ۱۹۷۲ء میں وفات پا گئی تھیں۔ مرحوم نے ایک بچہ بعمر چار سال اپنی یادگار چھوڑا۔

مرحوم کی نماز جنازہ بعد نماز عشاء مسجد مہدی گول بازار ربوہ میں مکرم قریشی فضل حق صاحب نے پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا فرمائی۔

ہمارے خاندان کو پہلے بھی ایک صدمہ ۲۶ فروری ۱۹۸۲ء کو پہنچ چکا ہے۔ مکرم ملک وسیم احمد صاحب ابن مکرم ملک عطا محمد صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی آف کوٹہ ربوہ آتے ہوئے پنڈی بھٹیاں کے قریب ایک حادثہ میں وفات پا گئے تھے۔ ابھی وہ المیہ بھولا بھی نہ تھا کہ اس دوسرے پرملال صدمہ نے ہمیں آلیا۔

عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ایسے مشکل وقت میں ہم سب پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور محض اپنے فضل و کرم سے صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(ولی الرحمان سنوری ابن حکیم حفیظ الرحمان سنوری دفتر حدیقۃ المبشرین ربوہ)

درخواستِ دعا

• مکرم میاں نصیر احمد صاحب چک ۱۳۷ ۹-۷ ساہیوال اپنے بچے خالد ناصر کے ختنہ کرانے کی خوشی میں پچاس روپے مساجد فنڈ میں جمع کرواتے ہوئے قارئین الفضل سے دعاؤں کے متمنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچے کو ان کے لیے قرۃ العین بنائے اور سلسلہ کے لیے ایک بہترین خادم۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

• میرے والد محترم مکرم عبدالحمید ٹھیکیدار صاحب پیٹ کے عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے دعا فرمائیں۔

(حبیب الرحمٰن ساجد۔ دارالعلوم غربی ربوہ)

امتحان میں کامیابی

مکرمہ بیگم ڈاکٹر ہمایوں اختر لاہور نے اپنے بیٹے عارف ہمایوں کی بیرون ملک انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم میں کامیابی کی خوشی میں پچاس روپے اعانتِ الفضل میں دیئے ہیں۔ احباب ان کے بیٹے کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔ (منیجر الفضل ربوہ)

نمایاں کامیابی

میرے لڑکے شاہد محمود نے امسال میٹرک کے امتحان میں ۶۹۲/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے عزیز موصوف کی مزید ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد شفیق پرنسپل الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ)

ولادت

۱۰ مئی ۱۹۸۲ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میرے بیٹے عزیز منور احمد گلزار کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام فضل احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود الحاج مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری مرحوم کا پڑپوتا اور مکرم چوہدری جلال الدین صاحب آف وہاڑی کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین اور دونوں خاندانوں کے لئے رحمتوں اور برکتوں کا موجب بنائے۔ آمین

(داؤد احمد گلزار۔ لندن)

فہرست وصولی چندہ تعمیر مساجد

۳۱ مئی تا ۹ جون ۱۹۸۲ء

۱۔	مکرم الحاج چوہدری محمد عبداللہ صاحب بذریعہ جماعت احمدیہ جھنگ صدر	۵۰/-
۲۔	" ڈاکٹر محمد شفیع صاحب پنڈی بھٹیاں برائے ایصال ثواب اہلیہ مرحومہ	۵۰/-
۳۔	" سیکرٹری مال صاحب بنگلہ ۱۸ ضلع گجرات	۵۰/-
۴۔	" چوہدری محمد اسحاق صاحب دارالبرکات ربوہ	۱۰۰/-
۵	" صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ربوہ	۱۰۰/-
۶۔	" محمد حیات صاحب سیکرٹری مال سرگودھا	۳۰۴۵/-
۷۔	" عبدالقدوس صاحب سیکرٹری مال شیخوپورہ	۷۵/-
۸۔	" حافظ محمد یوسف صاحب ربوہ اپنی نواسی طاہرہ ملک بنت مکرم ناصر علی خانصاحب آف کوٹہ کی پیدائش کی خوشی میں	۵۰/-
۹۔	محترمہ ڈاکٹر انتہ المتین صاحبہ محمد نگر بذریعہ مرکزی سیکرٹری مال صاحب لاہور	۵۰/-
۱۰۔	بلا تفصیل " " " " "	۵۰/-
۱۱۔	مکرم عادل نسیم صاحب سول لائن " " " " "	۱۰۰/-
۱۲۔	" ڈاکٹر محبوب الٰہی صاحب بھاٹیگیٹ " " " " "	۵۰/-
۱۳۔	" حیدر الدین ٹیپو صاحب سول لائن " " " " "	۵۰/-
۱۴۔	بلا تفصیل دارالذکر " " " "	۵۰/-
۱۵۔	" مشتاق احمد صاحب شمالی چھاؤنی " " " "	۵۰/-
۱۶۔	" محمد لطیف مرزا صاحب مغلپورہ " " " "	۱۰۰/-
۱۷۔	" ملک منور احمد صاحب جاوید " " " منجانب والد مرحوم	۵۰/-
۱۸۔	" " " " " " " منجانب والدہ مرحومہ	۵۰/-
۱۹۔	" کیپٹن وسیم احمد صاحب جنوبی چھاؤنی بذریعہ سیکرٹری مال صاحب لاہور	۱۰۰/-
۲۰	مکرم یو اے مخدوم احمد صاحب ماڈل ٹاؤن " " "	۱۰۰/-
۲۱۔	بلا تفصیل رحمانپورہ " " "	۱۱۰/-
۲۲۔	" ناصر احمد صاحب انچارج کینال ڈسپنسری ہیڈ نانکی ضلع گوجرانوالہ	۸۷/-
۲۳۔	" مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی ربوہ	۵۰/-
۲۴۔	" چوہدری عنایت اللہ صاحب دارالعلوم غربی ربوہ	۵۰/-
۲۵۔	" جماعت احمدیہ اٹک شہر	۱۰۰/-
۲۶۔	" ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ ضلع فیصل آباد	۱۱۰/-
۲۷۔	" جماعت احمدیہ راولپنڈی	۱۵۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

بازیافتہ سائیکل

ایک عدد "سائیکل" بازیافتہ "دفتر صدر عمومی" میں موجود ہے جس کسی کا ہو وہ نشانی بتلا کر حاصل کر سکتا ہے۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے چچا جان مکرم مستری غلام نبی صاحب آف دارالرحمت قادیان ۱۱ جون ۱۹۸۲ء کو بعمر ۸۵ سال کرشن نگر لاہور میں وفات پا گئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے آپ کی اولاد صرف ایک لڑکی ہے اور آپ چند سال سے اسی کے پاس رہائش پذیر تھے۔ جنازہ ۱۲ جون ۸۲ کو ربوہ لایا گیا جہاں مکرم قریشی فضل حق صاحب نے مسجد مہدی کے قریب میدان میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (مستری محمد عبداللہ رحمت بازار ربوہ)

قائدینِ مجالس! ۱۸ جون کو منائے جانیوالے "مثالی وقارِ عمل" کی رپورٹ بھجوانا نہ بھولیں!

مہتمم وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل ۲۵۰۳۶

مَیں فہیم احمد شاہد ولد شریف احمد صاحب پیرکوٹی قوم مغل پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے ۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں ۔

اس وقت مجھے مبلغ پچاس ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

العبد :- فہیم احمد شاہد ولد شریف احمد صاحب پیرکوٹی ۔

گواہ شد ۱ :- مشتاق احمد جامعہ احمدیہ ربوہ وصیت ۲۴۲۲۸

گواہ شد ۲ :- خالد محمود سعید وصیت ۲۴۰۹۲ ۔

مسل ۲۵۰۳۷

مَیں بشریٰ بیگم زوجہ چوہدری رحمت علی خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۲/۳۵ دارالعلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۵/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے ۔

۱۔ حق مہر ایک ہزار روپے ۔

۲۔ زیورات طلائی چوڑیاں ۶ عدد ، کانٹے ایک جوڑی ، کڑے دو عدد مجموعی وزن ۹ تولے مالیتی تقریباً ۱۳۵۰۰/- روپے

۳۔ ایک مکان ۱۰ مرلے ۲۶ بلاک نمبر ۲ واقع محلہ دارالبرکات ربوہ مالیتی ۱۶۵،۰۰۰/- روپے ۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں ۔

مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

الامۃ :- بشریٰ بیگم ۱۲/۳۵ دارالعلوم شرقی ربوہ ۔

گواہ شد ۱ :- رحمت علی خان خاوند موصیہ دارالعلوم شرقی ربوہ ۔

گواہ شد ۲ :- سید محمد محسن شاہ وصیت ۵۸۵۴ سیکرٹری مال دارالعلوم شرقی ۔ دفتر وقف جدید ۔

مسل ۲۵۰۳۸

مَیں امۃ النصیر زوجہ مولانا صالح محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر ۲۷ تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۴/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے ۔

۱۔ حق مہر ایک ہزار روپے بذمہ خاوند

۲۔ زیورات دو تولہ سونا (۲ انگوٹھیاں بالیاں چین اور لونگ) مالیتی چار ہزار روپے

۳۔ سلائی مشین مالیتی ایک ہزار روپے ۔

کل جائیداد چھ ہزار روپے ۔

مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

الامۃ :- امۃ النصیر صالح کوارٹر ۲۷ تحریک جدید ربوہ ۔

گواہ شد ۱ :- محمد اسماعیل بقاپوری بھٹی والد موصیہ وصیت ۵۹۸۳ ۔

گواہ شد ۲ :- محمد اسماعیل منیر وصیت ۸۲۴۸ ربوہ ۔

مسل ۲۵۰۳۹

مَیں محمد انور ہاشمی ولد سید محمد منیر ہاشمی قوم سید ہاشمی پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ چھاؤنی ضلع ساہیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۴/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے ۔

اس وقت مجھے مبلغ ۸۸۳/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں ۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

العبد :- محمد انور ہاشمی ولد سید محمد منیر ہاشمی سینیٹری انسپکٹر کنٹونمنٹ بورڈ اوکاڑہ چھاؤنی ۔

گواہ شد ۱ :- عبدالسلام ارشد وصیت ۲۳۶۱۱ اوکاڑہ چھاؤنی ۔

گواہ شد ۲ :- محمد عمر سندھی ولد محمد فاضل وصیت ۱۴۲۲۴ ۔ اوکاڑہ چھاؤنی ۔

گمشدہ سائیکل

ایک سائیکل سہراب سائز ۲۶ نمبر ۷۳۴۳۴۸ ۔ سیکنڈ ہینڈ ۱۴ جون ۱۹۸۲ء کو اڈہ لاری ربوہ پر رہ گیا تھا ۔ جس کسی کے پاس ہو ذیل کے پتہ پر پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں ۔

نسیم احمد سبزی فروش رحمت بازار ۔ ربوہ

اپنا سائیکل تبدیل کرلیں

۹ جون ۱۹۸۲ء کو اشرف کیفے گولبازار ربوہ سے کوئی صاحب سائیکل تبدیل کرکے لے گئے ہیں اور اپنا سائیکل چھوڑ گئے ہیں ۔ براہ کرم وہ صاحب سائیکل تبدیل کرلیں ۔

(سید شاہ میر احمد اشرف
اشرف کیفے گولبازار ربوہ)

ضرورت ہے

ایک محنتی دیانتدار میٹرک پاس نوجوان کی دفتر میں کام کرنے کے لیے ضرورت ہے ۔

تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی

درخواستیں صدر محلہ کی سفارش کے ساتھ ارسال فرمادیں

العارف اسٹیٹس ڈیولپرز گولبازار ربوہ

فون آفس ۴۹۸ ۔ فون رہائش ۴۷۸

(انشاء اللہ تعالیٰ)
حضرت حکیم نظام جان کے
فرزند و جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
بالمقابل
مشہور دواخانہ ربوہ
ایوان محمود
میں ۲۴ اور ۲۵ جون ۱۹۸۲ء کو مطب میں حاضر ہوں گے
جمعرات تین بجے دوپہر سے شام چھ بجے تک
اور جمعہ صبح آٹھ بجے تا ۱۲ بجے دوپہر تک
مینیجر :- مشہور دواخانہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- خلاصہ خطبہ جمعہ

کا تو ضرور ہوئے گا " اس سے بڑا وہ چاند کو ماننے کو تیار نہیں تھی۔

حضور نے فرمایا ہم نے بھی اجرام فلکی کو جس طرح دیکھا ہے اور جو رائے اس بارے میں قائم کی ہے اس کے بالمقابل ماہرین فلا نے انہیں جس طرح دیکھا ہے اس کے پیش نظر یہ ماہرین ہم پر اسی طرح ہنستے ہیں جس طرح آپ ابھی مائی پر ہنسے تھے۔ اور عالم الغیب والشہادۃ خدا شاید ان ماہرین پر اسی طرح ہنستا ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ نے انسان کی اس کمزوری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر انسان عالم الغیب والشہادۃ کی اس صفت کو سمجھ لے اور اپنی کم مائیگی کو جان لے تو کسی تکبر کی ضرورت نہیں رہتی۔ بہت سی روحانی کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں۔ حضور نے تلقین فرمائی کہ خود میں انکساری پیدا کریں جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کا حقیقی وصل آپ کو میسر آ سکے گا

حضور نے فرمایا کہ جب میں نے اس آیت پر غور کیا تو اپنی زندگی میں اس سے بہت فائدہ اٹھایا۔ اس آیت نے مجھے بہت سی ٹھوکروں سے بچایا۔ اس کی ایک مثال بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا جب حضرت خلیفہ ثالث کا انتخاب ہوا تو سب نے بلا تردد بیعت کی اور اطاعت کا اقرار کیا۔ میں نے بھی ایسا ہی کیا مگر جب گھر آ کر میں نے اپنے دل پر غور کیا تو اس میں بہت سی کمزوریاں اور میل دیکھی اور میں نے سوچا کہ کیا یہ دل حضور کی خدمت میں تحفۃً پیش کرنے کے لائق بھی ہے یا نہیں، میں نے دعا کی خدایا! اس دل کو اس قابل بنا دے کہ یہ حضور کی خدمت میں پیش کیا جا سکے۔ اسکے بعد میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو خط لکھا اور کہا کہ حضور دعا فرمائیں کہ مجھے حضرت مصلح موعود کے بیٹوں میں سے سب سے زیادہ عاجزی و انکساری کے ساتھ خدمت کی توفیق ملے اور میں سب سے بڑھ کر اطاعت گذار ہوں۔ پھر میں نے سوچا کہ یہ میں نے بہت بڑی بات کی ہے اس سے یہ خیال آیا کہ محض زبانی بات کافی نہیں بلکہ عمل سے ہی اس کو واضح کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ابتلاء کے وقت ہی اصل صورت حال کا پتہ لگتا ہے کہ کون عالم الغیب والشہادۃ کے نزدیک قابل قبول ہے۔ حضور نے فرمایا کامل اطاعت آسان نہیں ہے۔ کامل اطاعت کے باوجود نظریاتی اختلافات ہو سکتے ہیں، لیکن تقویٰ کا یہ تقاضا ہے کہ یہ اختلاف ایسا رنگ اختیار نہ کرے جو بیعت کے سلسلے کو نقصان پہنچانے والا ہو۔ ہرگز اشارۃً یا کنایۃً بھی اس کے منافی حرکت نہ کرے۔ اگر قرآن کریم میں ماں باپ کو اُف تک کہنے کی اجازت نہیں تو خلیفۂ وقت کا مقام تو ان سے بہت بالا ہے اس کی کامل اطاعت سے سرِمُو انحراف کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے۔ حضور نے فرمایا آپ سب لوگ دعا کریں کہ ہم میں عاجزی اور انکساری پیدا ہو۔ عالم الغیب والشہادۃ کبھی تکبر ہمارے دلوں میں نہ پیدا ہونے دے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تک شہادۃ عمل میں نہ ڈھلے انسان کی حد تک عالم الشہادۃ کا مضمون مکمل نہیں ہوتا۔

حضور نے فرمایا اس مضمون کے تسلسل میں میں ایک اور بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس خلافت (یعنی خلافت رابعہ۔ ناقل) کے انتخاب کے موقع پر خاندان (حضرت اقدس.... ناقل) نے جو عظیم عملی نمونہ دکھلایا ہے اس کا میں اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کسی شخص کے بارے میں سب سے زیادہ اس کے خاندان والے واقف ہوتے ہیں۔ میری ذاتی کمزوریوں سے میرے خاندان والے سب سے بڑھ کر آگاہ تھے۔ ان کے ذاتی فیصلے میرے بارے میں یقیناً مختلف ہونگے۔ مگر جب خلافت کا سوال آیا تو سارے خاندان نے صرف یہ فیصلہ کیا کہ قطع نظر اس سے کہ کون خلیفہ منتخب ہوتا ہے ہم سب اس کی کامل اطاعت کریں گے اور اس بات کو کامل نظر انداز کر دیں گے کہ کون خلیفہ بنتا ہے حضور نے فرمایا انتخاب خلافت کے وقت بعض پہلوؤں سے جماعت کے دل دُکھے مگر خاندان (حضرت اقدس... ناقل) نے کامل رضا سے میری اطاعت کی۔ حضور نے فرمایا اگر میری ذات پیش نظر ہوتی تو شاید بھاری اکثریت کا فیصلہ میرے خلاف ہوتا، مگر یہ معاملہ میری ذات کا نہیں تھا۔ اس پہلو سے خاندان (حضرت اقدس.... ناقل) نے جو قابل قدر نمونہ دکھایا وہ اس بات کا مستحق ہے کہ احباب جماعت ان کے لیے دعا کریں۔ کل تک جو لوگ مجھ سے ناراض اور نالاں تھے ان کی آنکھیں یکایک بدل گئیں اور ان میں احترام خلوص اور اطاعت کے جذبات سامنے آ گئے۔ یہ ایسی صورت حال تھی جس کا میں عادی نہیں تھا۔ یہ وقت میں نے شدید اذیت اور شرمندگی سے کاٹا اور استغفار اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا رہا۔ حضور نے فرمایا یہ طرز عمل ان کی نیکی کی بناء پر تھا۔ وہ اس پر سو فیصدی متفق تھے کہ خلیفہ کے انتخاب کا فیصلہ کچھ ہی کیوں نہ ہو نظام جماعت کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے خاندان حضرت اقدس کی بزرگ ترین خاتون اور حضرت اقدس..... کی جسمانی اولاد کی واحد زندہ شعائر اللہ یادگار حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی جو حضور ایدہ اللہ کی چھوٹی پھوپھی ہیں۔ ان کا ذکر بڑے جذباتی اور پرخلوص انداز میں کیا۔ حضور نے فرمایا۔ میرے لئے وہ وقت ناقابل برداشت تھا جب آنکھوں میں انتہائی خلوص اور پیار اور احترام کے ساتھ حضرت چھوٹی پھوپھی صاحبہ میری بیعت کر رہی تھیں۔ یہ ایک پھوپھی کا پیار نہیں تھا۔ یہ ایک اور ہی قسم کا پیار تھا۔ حضور نے فرمایا میں نے سوچا۔ میرے اللہ نے مجھے ایک اور جہاں کی سیر کرا دی ہے۔ حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاندان (حضرت اقدس..... ناقل) کو بھی وہی جذبہ دیا ہے جو باقی جماعت میں ہے اور اس لحاظ سے ساری جماعت ہی خاندان میں شامل ہے۔ یہ دیکھ کر میرا دل اللہ کی حمد سے کناروں تک بھر گیا۔ حضور نے فرمایا۔ ذات باری کی رضا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے یہ بڑے عجیب نمونے ہیں۔ ربوہ کی ایک ایک گلی گواہ ہے بڑے سے بڑا ابتلا آیا اور گزر گیا اور جماعت کو کوئی زخم نہیں پہنچا سکا۔ اور جماعت بڑی قوت سے خلافت کے اتحاد پر قائم رہی۔

حضور نے فرمایا۔ یہ وہ آخری بڑے سے بڑا ابتلاء تھا جس کا جماعت نے بڑی کامیابی سے مقابلہ کیا آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے۔ کوئی بدخواہ اب خلافت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا اور جماعت اس شان سے ترقی کرے گی۔ خدا کا یہ وعدہ پورا ہوگا کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہے گی۔ حضور نے فرمایا۔ دعائیں کریں اللہ کی حمد کے گیت گائیں اور دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آخری سانس تک راضی رہے اور جب ہم مریں تو وہ ہم پر محبت کی نظر ڈال رہا ہو۔

حضور نے فرمایا۔ اللہ نے غیب کا پردہ ڈال کر انسانوں کے درمیان کدورتیں جنم لینے کا راستہ کم کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحمٰن رحیم کی ذات ہی ایسی ہے جو انسانی کمزوریوں کا علم بھی رکھتی ہے اور پھر اس سے پیار بھی کرتی ہے۔ ایک دفعہ غلطی کرنے کے بعد بار بار بھی غلطی کرے تو اسے بخش دیتی ہے۔ انسان کا اللہ سے تعلق اس کے رحمان و رحیم ہونے کے واسطے سے ہے اور یہ راستہ عجز سے شروع ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم رحمٰن و رحیم خدا کی ذات تک پہنچ جائیں۔

اس کے بعد حضور چند ثانیوں کے لئے بیٹھے پھر کھڑے ہو کر خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا۔ سارے عالم میں جو حالات پیدا ہو رہے ہیں وہ سخت فکر پیدا کرنے والے ہیں اس لئے پوری انسانیت کے لئے۔ انسان کے لئے اور پھر عالم اسلام کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم اسلام کو ظالم انسانوں کی دسترس سے محفوظ رکھے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے صدقے آپ کی طرف منسوب ہونے والوں کی حفاظت کرے اور یہ معجزہ دکھائے کہ صرف محمدؐ کے نام سے منسوب ہونے میں کتنی برکت ہے۔

حضور نے فرمایا ہمارے دل مسلمانوں پر توڑے جانے والے ان مظالم کو دیکھ کر زخمی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ان مظلوم مسلمانوں کے لئے دعائیں کریں اور یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انھیں سچا مسلمان بننے کی توفیق عطا کرے وہ اللہ کے فیصلے پر سر جھکانے والے ہوں اور انہیں یہ توفیق ملے کہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے حاضر کیا ہے اسے وہ ہاتھ بڑھا کر حاصل بھی کر سکیں۔ آمین!

اس کے بعد حضور نے نماز جمعہ باجماعت پڑھائی اور سلام پھیرنے کے بعد ملکی آواز میں گیارہ بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد فرمایا اور پھر السلام علیکم کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

اعلان

جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کو نظارت ہذا کی طرف سے فارم سہ ماہی رپورٹ فروری، مارچ، اپریل ۱۹۸۲ء حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۷۹ء بذریعہ بک پوسٹ ارسال کئے جا چکے ہیں لیکن بہت ساری جماعتوں کے فارم پُر ہو کر نظارت ہذا کو موصول نہیں ہو رہے۔ براہ کرم صدر صاحبان خصوصی توجہ فرما کر یہ فارم جلد از جلد نظارت ہذا کو بھجوائیں اور جس جماعت کو یہ فارم نہ پہنچے ہوں وہ جماعت ہمیں اپنے مکمل ایڈریس کے ساتھ اطلاع دے تا دوبارہ انہیں فارم بھجوائے جائیں۔

(مرزا منصور احمد ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ضروری اعلان

تمام امراء و صدران جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ بیعت فارم پُر کر کے اپنے دستخطوں کے ساتھ بھجوائیں۔ بہتر ہوگا کہ یہ بیعت فارم اکٹھے کر کے کسی آدمی کے ذریعہ نظارت اصلاح وارشاد میں بھجوائے جائیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah